”کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور“

”کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور“ حضرت اقبالؒ نے یہ مصرعہ امت مسلمہ کے نوجوانوں کے شعور کو بیدار کرنے کے لئے کہا تھا۔ کرگس وہ پرندہ ہے جسے مردہ جانوروں کا گوشت مرغوب ہوتا ہے کسی کا بچا ہوا شکار کھانے کے لئے وہ بے تاب رہتا ہے۔ شاہین کی خوبی یہ ہے کہ وہ کسی اور جانور کا پس خوردہ نہیں کھاتا اور نہ ہی مرے ہوئے جانور کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے وہ اپنی قوت بازو سے خود شکار کرتا ہے اور اکثر فضا میں اڑتے پرندوں کو اپنی غذا کے لئے منتخب کرتا ہے، اس کا بسیرا پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوتا ہے۔ دو پرندوں کا ذکر کر کے ڈاکٹر اقبالؒ دو رویوں کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ ایک رویہ محتاجی بے حسی، ذلت اور کاہلی کو ظاہر کرتا ہے جس کا نمائندہ کرگس ہے۔ ایک رویہ غیرت، حمیت، جرات اور بلندی کا ہے جس کا نمائندہ شاہین ہے۔ اقبالؒ امت مسلمہ کی نوجوان نسل کو کرگس اور شاہین کی مثال دے کر سمجھانا چاہتے ہیں کہ مسلم یوتھ کے لئے آئیڈیل شاہین کا کردار ہے جو اپنی ضرورتوں کے لئے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا بلکہ عزت و وقار کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کے لئے بامقصد جہد مسلسل پر یقین رکھتا ہے اور اپنی غیرت حمیت پر کبھی سودے بازی نہیں کرتا اور معاشرے میں اپنے مقام کو اتنا بلندی پر لے جاتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے قابل تقلید بن جاتا ہے اس کی بلند پرواز دوسروں کے لئے قابل رشک ہوتی ہے۔ کرگس مردہ جانوروں کی ہڈیوں سے گوشت تلاش کرتا ہے جو پلیدی اور ضلالت کی انتہا ہے۔ اقبال نوجوان نسل کی خودی کو بیدار کر رہے ہیں کہ اے نوجوانو! اپنی زندگی کو ایسی بنیاد فراہم کرو جو کردار کی پاکیزگی اور مسلسل محنت سے عبارت ہو ساری زندگی محنت کو اپنا شعار بناؤ، اپنی جوانی کو پاکیزہ رکھو، حرام کے قریب بھی نہ پھٹکو اور بلند سے بلند تر مقام کے لئے اپنی کوشش کو صدق دل سے جاری رکھو۔ آج نوجوان بہنوں، بیٹوں اور بیٹیوں کو اقبال کا شاہین بننے کا عہد کرنا ہے، عزم صمیم اور محنت کو اپنا شعار بنانا ہے۔

وطن عزیز آج کل مسائل کی دلدل میں دھنسا ہوا ہے۔ زندگی کا ہر شعبہ زوال پذیر ہے۔ من حیث المجموع شاہین کا کردار خال خال نظر آتا ہے، کرگسی رویے ہر سو موجود ہیں۔ استحصال کی بدترین شکل وطن عزیز میں جابجا ہے، ہر کوئی مادیت کی دوڑ میں ہانپے جا رہا ہے۔ دولت کے حصول کو متاع زندگی بنالیا گیا ہے، دوسرے کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر اپنی زندگی کو پر آسائش بنانے کی ہوس ہر سو دکھائی دے رہی ہے۔ یہ رویے کرگس کے مردار کھانے سے بھی بدتر ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہو کر جانوروں سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ باطنی تزکیہ کے عمل کو ترک کر دیا گیا ہے۔ نفسانی خواہشات کی غلامی نے معاشرے کی اکثریت کو جکڑ لیا ہے

اور روحانی قدروں کی بحالی کے لئے محنت کو ترک کردیا گیا ہے۔ مذموم مقاصد کے لئے کم سن نوجوانوں کا برین واش کرکے دہشت گردی کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ خودکش بمبار ہزاروں زندگیوں سے کھیل چکے ہیں، ان کے سرغنے مال بٹور رہے ہیں۔ وطن عزیز کے امن کو برباد کرنے والے کرگس اور بھیڑیوں سے بھی بدتر ہیں۔ ملک پاکستان کا امن بحال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نوجوان بیٹے اور بیٹیاں حسنِ کردار کا پیکر بن جائیں ان کے دن علم نافع کے حصول اور انسانیت کی خدمت میں گزرے اور راتوں کا کچھ حصہ اللہ کو منانے کے لئے مصلے پر بسر ہو۔ اللہ کو منانے کے لئے نوجوان آنسو بہائیں اس سے ان کے کردار میں پختگی اور عزم میں استقامت آئے گی۔ خیر کے پھیلاؤ اور شر کو روکنے کی توفیق ملے گی۔ اقبال نوجوانوں سے بہت پر امید ہیں اس لئے انہوں نے شاہین کو غیرت حمیت، مستقل مزاجی اور عروج کا استعارہ قرار دے کر ملت اسلامیہ کے نوجوان کو یہ پیغام دیا ہے کہ دنیا میں وطن کا نام روشن کرنے کے لئے اور امت مسلمہ کو اس کا کھویا ہوا وقار لوٹانے کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان کے نوجوان اور علم کے طالب اور طالبات شاہین کو اپنا آئیڈیل بنا کر زندگی کے شب و روز محنت اور لگن سے اس مقصد کے حصول کے لئے بسر کریں۔ کیونکہ پاکستان اور عالم اسلام کو اقوام عالم میں ہمالیہ سے زیادہ بلند کرنا ہے۔ اقبالؒ کا شاہین بننے کے لئے عزم صمیم کرنا ہوگا اور ملک سے کرگس کے نمائندہ حرام خوروں کے خلاف عملی جہاد کرنا ہوگا مگر یہ جہاد علم و کردار کا جہاد ہوگا نہ کہ بندوق اور گولی کا۔ کتاب سے بڑا اسلحہ اور علم سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں اس لئے علم کے اسلحہ سے لیس ہوکر دنیا میں اپنی منفرد شناخت قائم کرنا ہے اور اقبال کا شاہین بن کر ترقی اور بلندی کی معراج کو چھونا ہے۔

موجودہ دور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں امت مسلمہ کو وہ قیادت میسر ہے جو نوجوان نسل کے لئے آئیڈیل ہے۔ عالم اسلام کی سب سے بڑی تحریک منہاج القرآن کے بانی سرپرست کی 30 سالہ جدوجہد کرگسی فکر اور اس کے نمائندوں کے خلاف جاری ہے انہوں نے علم کے حصول کو نوجوانوں کی پہلی ترجیح بنادیا ہے۔ بہنوں اور بیٹیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کا وہ شعور عطا کیا ہے جس سے آنے والی نسلیں علم میں بلند مرتبہ پر ہوں گی۔ تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ سے اور آنے والے دور میں امت کو ایسی نسل میسر آئے گی جو کردار کی پختگی اور بصیرت کی اس بلندی اور وسعت پر ہوگی کہ اقبالؒ کی روح کو قرار آئے گا کہ میرا دیکھا ہوا خواب تحریک منہاج القرآن کی جہدِ مسلسل کی صورت میں تعبیر پا گیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بصیرت افروز جہد مسلسل شاہینوں کے اس معاشرے کی تشکیل کرنے جارہی ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کسی بھی تہذیب سے کیا جاسکتا ہے۔